غازی شہیدؒ کی روح کا چیف جسٹس کے نام پیغام

تحریر: نوید مسعود ہاشمی

عزت مآب چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس افتخار محمد چوہدری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے تو میں آپ کو صدارتی ریفرنس کی شکست اور آپ کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، یقیناً فتح حق اور انصاف کی ہوا کرتی ہے دروغ گوئی اور بد نیتی کو ایسے ہی زوال آتا ہے جیسا کہ صدارتی ریفرنس کو آیا، یقیناً، وکلاء برادری اور پاکستان کے کروڑوں مظلوم مسلمانوں کی دعاؤں کی برکت سے رب العالمین نے آپ کو عزت و افتخار کے ساتھ فتح مندی نصیب فرمائی ہے جناب والا جیسا کہ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ موجودہ صدر جنرل پرویز مشرف نے مغربی روشن خیالی کا ایک مکروہ ایجنڈا پاکستانی قوم پر مسلط کرنے کی کوشش کی، اور پوری قوم کے سامنے اسلامی شعائر، ڈاڑھی، پردہ، مدارس اور مساجد وغیرہ کو تنقید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا، صدر مملکت کے ان خیالات سے حوصلہ پا کر پاکستان میں موجود غیر نظریاتی اور منفی سوچ کی حامل مخصوص لابی نے بے حیائی اور بے غیرتی کے ایسے ایسے مظاہرے شروع کر دیئے کہ جس کو دیکھ کر انسانیت بھی شرم کے مارے سر چھپانے پر مجبور ہوگئی، چنانچہ جنرل صاحب کی روشن خیالی سے متاثرہ ایک نوجوان نے اٹک کے بھرے چوک میں کپڑے اتار کر الف ننگا ہو کر ایک گھنٹے تک رقص کرتے ہوئے صدر مملکت اور ان کی پوری روشن خیال ٹیم کو سلام عقیدت پیش کیا، لاہور اور کبھی گوجرانوالہ میں میراتھن ریس کے نام پر یہودی مغربی کلچر متعارف کروانے کیلئے کروڑوں روپے پھونک ڈالے گئے، بسنت کے نام پر قوم کے درجنوں معصوم بچوں کو ماؤں کی جھولیوں میں ذبح کر دیا گیا، سپریم کورٹ نے بسنت پر پابندی عائد کی مگر صرف ایک شخص کے حکم پر توہین عدالت کا ارتکاب کرنے سے بھی دریغ نہ کیا گیا۔ ایک طرف تو یہ سب کچھ ملک بھر میں ہو رہا تھا دوسری طرف اسلام آباد کے ہر سیکٹر میں مخلوط نائٹ کلبوں، قحبہ خانوں، مخلوط مساج سینٹروں اور شراب خانوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی، ایسے لگ رہا تھا کہ ہم اسلامی مملکت پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کی بجائے شاید ممبئی یا لندن کے کسی علاقے میں رہ رہے ہیں، صدر مملکت کے روشن خیالی کے منصوبے میں مزید رنگ بھرنے کیلئے سی ڈی اے کے ظالم اہلکاروں نے یکے بعد دیگرے اسلام آباد میں 7 مساجد کو شہید کر دیا، اور پروپیگنڈا یہ کیا کہ یہ مساجد ناجائز جگہوں پر بنی ہوئی تھیں، حالانکہ ایسا نہ تھا، بعد میں چوہدری شجاعت حسین اور مسٹر اعجاز الحق کو یہ تسلیم بھی کرنا پڑا، جب مساجد کو شہید کیا گیا تو ہمارے جامعہ حفصہؓ کی طالبات نے احتجاجاً چلڈرن لائبریری کو یرغمال بنا لیا اور مطالبہ کیا کہ شہید کی جانے والی سات مساجد کو دوبارہ تعمیر کیا جائے، لیکن جنرل صاحب کے حکم پر حکومت نے لیت ولعل سے کام لینا شروع کر دیا، ہمارے پاس چلڈرن لائبریری کو چھڑانے کے مسئلے پر مذاکرات کیلئے بہت سے حضرات تشریف لاتے رہے وفاقی وزیر اعجاز الحق نے ہمیں 111 اور 555 بریگیڈ کی دھمکیاں بھی دیں، لیکن جامعہ حفصہؓ کی طالبات نے اپنے مؤقف سے پیچھے ہٹنے سے انکار کر دیا۔

جناب والا یقیناً آپ کے علم میں ہوگا کہ جامعہ حفصہؓ دنیا کی سب سے بڑی دینی یونیورسٹی ہے جہاں پر ساڑھے چھ ہزار طالبات کی رہائش، تعلیم، خوراک، لباس، کتابیں، علاج غرضیکہ کفالت کے تمام انتظامات موجود ہیں، اور یہ سب کچھ ہم دو بھائی اپنی مدد آپ کے تحت مخیر حضرات کے تعاون سے پورا کرتے ہیں، جب کہ اس دینی یونیورسٹی سے ملحقہ دیگر شاخوں میں 4 ہزار کے لگ بھگ طالبات زیر تعلیم ہیں، اسکے علاوہ ای سیون میں ہمارا ایک اور مدرسہ جامعہ فرید یہ کہ جس میں 5 ہزار کے لگ بھگ قوم کے نونہال زیر تعلیم ہیں ان کی تمام کفالت بھی اللہ کے فضل وکرم سے ہمارے ذمے ہے الحمدللہ، اس مختصر سے تعارف کے بعد میں پھر اپنی اصل بات کی طرف آتا ہوں، جب ایک وفاقی وزیر نے طالبات اور ہمیں فوجی ایکشن کی دھمکیاں دیں تو طالبات اپنے مؤقف میں مزید پختہ ہوگئیں، میرے بڑے بھائی اور 50 ہزار سے زائد طلباء و طالبات علماء اور محترم استاذ مولانا عبدالعزیز نے اسلام آباد سمیت ملک بھر سے فحاشی، عریانی اور بے حیائی کے خاتمے کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کر دیا، لیکن حکومت نہ تو بے حیائی ختم کرنے پر تیار تھی اور نہ ہی اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے آمادہ... بلکہ حکومتی زعماء ہم سے ہونے والے مذاکرات میں مساجد کی تعمیر کے وعدے کر کے جاتے تھے مگر نادیدہ قوتوں کے دباؤ پر وہ وعدے پورے کرنے سے قاصر رہتے تھے، اس دوران لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو گھیرنے کی کئی مرتبہ کوششیں بھی ہوئیں، اور درمیان میں کئی اور واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے، جن سے صرف نظر کرتے ہوئے میں تین جولائی کے واقعات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں، تین جولائی کو جب لال مسجد کے گیٹ کے سامنے رینجرز نے زبردستی خاردار تار لگانے کی کوشش کی تو طلباء اور رینجرز کے درمیان جھگڑا ہوگیا، بدقسمتی سے بات اتنی بڑھ گئی کہ ایک رینجرز کا جوان کراس فائرنگ میں غالباً موقع پر ہی جاں بحق ہوگیا۔ اس لڑائی کی اطلاع جب مجھ تک پہنچی تو میں نے طلباء کو ٹھنڈا کرنے کی ابھی کوششیں شروع کی ہی تھیں کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ پر چاروں طرف سے شدید فائرنگ اور ہیلنگ شروع ہوگئی، 3 جولائی کی رات تک اس ہیلنگ اور فائرنگ سے جامعہ حفصہؓ کی 120 طالبات شدید زخمی ہوگئیں، جبکہ

24 کے لگ بھگ طلباء اور راہگیر شہید ہو گئے، پھر رات گئے فوج نے کرفیو لگا کر لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ پر گولہ باری شروع کر دی، تین جولائی سے دس جولائی تک لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کے معصوم طلباء وطالبات پر آگ اور بارود کا مینہ برسایا گیا جس کی وجہ سے اندر محصور بھوکے پیاسے 2000 کے لگ بھگ بچے اور بچیاں خاک وخون میں تڑپا دیئے گئے، لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کو تباہ وبرباد کر دیا گیا، جناب والا مجھے اپنی، اپنے معصوم بچوں، بچیوں اور اپنی والدہ، بھتیجے اور بھتیجیوں کی شہادت کا کوئی غم نہیں بلکہ ہم سب تو بہت خوش ہیں، اللہ پاک نے ہمارے ساتھ مغفرت کا معاملہ فرماتے ہوئے ہم سب کو خوب خوب نوازا ہے میں اور میرے طلباء وطالبات 7 دن سے بھوکے پیاسے تھے آخری دن بھی ہم سب کا روزہ تھا، لیکن شہادت کے بعد ہم سب نے جنت کی نعمتوں سے اکٹھے روزے کو افطار کیا، اور اپنے پیارے رب سے دعا بھی کی کہ اے اللہ ہم سب کو دوبارہ دنیا میں بھیج تا کہ ہم دوبارہ تیرے دین کی عظمت کیلئے اپنے جسم کے ٹکڑے کروا کر پھر تیرے دربار میں حاضر ہوں، مجھے دکھ اور غم اس بات کا ہے کہ جامعہ حفصہؓ کی وہ عصمت مآب بیٹیاں جن کے قدموں کے نیچے آسمان کے فرشتے بھی پر بچھانے میں فخر محسوس کرتے ہیں آج وہ کبھی سپورٹس کمپلیکس اور کبھی عدالت کے دروازوں پر خون کے آنسو روتے ہوئے انصاف مانگ رہی ہیں، ظالم حکمرانوں نے انکی متعدد طالبات بہنوں اور بچوں کو غائب کر دیا ہے ہمارے مدرسے کے پینکڑوں بے گناہ حفاظ، قرآء اور علماء کو جیلوں، تھانوں اور ٹارچر سیلوں میں بند کر کے ان پر قیامت برپا کر دی گئی ہے ڈھائی ہفتے ہونے کو ہیں لال مسجد میں میرے علاقے کے مسلمانوں کو نہ نماز پڑھنے کی اجازت دی جا رہی ہے اور نہ ہی انہیں ہماری پیاری لال مسجد کی طرف جانے دیا جا رہا ہے۔

جناب والا! تفصیلات تو طویل ہیں لیکن میں اسکو مزید مختصر کرتے ہوئے آپ کی توجہ امریکہ سے آئے ہوئے اس بیان کی طرف بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں لال مسجد آپریشن کو عالمی مہم کا حصہ قرار دیا گیا ہے، محترم چیف جسٹس صاحب اس سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جو حکمران اپنے اقتدار پر امریکی چھتری کا سایہ برقرار رکھنے کیلئے ہزاروں معصوم بچوں، بچیوں کی بھینٹ چڑھا دیں، جو حکمران مسجد اور مدرسے کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں، کیا ان حکمرانوں کا کبھی کوئی احتساب کر سکے گا؟

جناب والا! ویسے تو ہم نے اپنا مقدمہ احکم الحاکمین کی عدالت عظمیٰ میں پیش کر دیا ہے مجھے یقین ہے کہ میرا الجبار پروردگار ان ظالموں کو ایسی مثالی سزائیں دے گا کہ جو قیامت تک آنے والے ظالموں کیلئے عبرت بن جائیں گی، محترم چیف جسٹس صاحب چونکہ پاکستان کی سرزمین پر انصاف کا ترازو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ جامعہ حفصہؓ سے دربدر ہونے والی میری عصمت مآب بیٹیوں کے سر پر دست شفقت رکھ کر انہیں مکمل انصاف فراہم کیجئے، اسلام آباد سمیت ملک بھر سے فحاشی، عریانی اور بے حیائی کا خاتمہ کرنے کیلئے، اسلامی نظام کے نفاذ کی عملی جدوجہد کیجئے اور جن ظالم درندوں نے قوم کی عصمت مآب بیٹیوں کو خون کے آنسو رونے پر مجبور کیا ہے ان ظالم درندوں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کر کے حق وانصاف کا بول بالا کیجئے، جناب والا میں آخر میں اپنے عظیم بھائی مولانا عبدالعزیز، اپنی بھابی صاحبہ محترمہ ام حسان اور اپنی دو معصوم بھتیجیوں اسماء اور طیبہ کو یہ یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ ان کی حق پر استقامت وعزیمت کا پھل جنت کے فرشتوں اور جنت کی حوروں میں ہو رہا ہے اللہ انہیں حق کی خاطر مزید جرأت واستقامت نصیب فرمائے۔

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو

والسلام

عبدالرشید غازی (نائب خطیب مرکزی لال مسجد)